بہارِ باغِ رسالت کی آمد آمد ہے

سید محمد ذوالکفل بخاری شہید رحمۃ اللہ علیہ

سید محمد ذوالکفل بخاری شہید رحمۃ اللہ علیہ نے سولہ برس کی عمر میں یہ مضمون تحریر کیا جو نومبر ۱۹۸۶ء میں
جانشین امیر شریعت حضرت مولانا سید ابوذر بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی اِدارت میں چھپنے والے پندرہ روزہ
''الاحرار'' لاہور میں شائع ہوا۔ ربیع الاول کی مناسبت سے قندِ مکرر کے طور شائع کیا جارہا ہے (ادارہ)

بہارِ باغِ رسالت کی آمد آمد ہے   خدائے پاک کی رحمت کے چھائے ہیں بادل
عرب سے اُٹھ کے زمانے میں یہ گھٹا برسی   درخت سبز ہوئے پھوٹنے لگی کونپل
نبی نے درسِ تمدن دیا ، زمانے کو   بتایا رازِ اُخوت بشر کو پہلے پہل

کہیں نظر سے ظفر علی خاں کے یہ شعر گزرے تھے۔ اُنہی کے زیرِ اثر کچھ لکھنے کی کوشش کی ہے صرف اور صرف اس لیے کہ

ہو سگانِ مدینہ میں نام میرا شمار

۱۔ خطۂ حجاز پر نور وسرور کے بادل، کیفیات، برکات اور رحمت کی برسات اُمڈ رہی ہے۔ فرشتے اس خطہ کی خوش قسمتی اور خوش نصیبی پر ناز کر رہے ہیں۔ انبیاء ورسل علیہم السلام انبساط وبہجت اور رشک وفخر میں مصروف ہیں۔ رحمتِ باری تعالیٰ اپنی وسعتوں اور عظمتوں کے دہانوں کو وسیع تر کر کے دنیا والوں کو نعمت ہائے فطرت کے حصول کا منبع عطا کرنے پر تلی بیٹھی ہے۔ مسندِ رسالت ونبوت اپنی خوش نصیبیوں پر شاداں، فرحاں اور نازاں ہے۔ گویا کسی بطلِ جلیل اور رجل بے مثیل کا انتظار ہے۔ کسی نجات دہندہ، کسی دانائے راز، کسی مولائے کائنات اور کسی سب سے برگزیدہ کا انتظار ہے اور نوعِ انسانی کے قائدِ اعظم اور ہادیٔ عالم کے استقبال کے لیے کائنات کی بہاریں، رعنائیاں اور دل فریبیاں اپنے حسن کو مزید نکھار رہی ہیں۔ اور استقبال آقا کے لیے فضائے بسیط جگمگا اٹھی ہے۔ بادِ صبا چمن چمن معطّر ہواؤں کے جھونکے خیرات کی مانند بکھیرے چلی جا رہی ہے۔ باغِ رسالت میں بہارِ دائمی آیا ہی چاہتی ہے۔ گویا رحمتِ خداوندی کے بادل کائنات پہ سایہ فگن ہیں کہ برسنا چاہتے ہیں۔

۲۔ اور دیکھو! آخر کو وہ سحابِ رحمت ایزدی برس پڑے۔ کائنات میں نور، نورانیت، برکت اور حسن وحمد کا سیلاب

مینہ کی صورت میں چھاجوں برس کر رم جھم نور کا، عرفان کا سامان کرنے لگا اور کیفیات میں مچلنے اور چھکنے کے عوامل کا گمان ہونے لگا۔ بہارِ دائمی باغِ رسالت میں وارد ہوئی اور کائنات پلک جھپکنا بھول گئی۔ کائنات اُس کے چہرہ پہ جھک کے بوسے لینے لگی کہ شاید اس مجسم برکت ورحمت سے لمسِ عقیدت ہی میری رفعتوں اور وسعتوں کو دائمی بنادے۔ جی ہاں! وہ رحمت للعالمین، شفیع المذنبین، خاتم النبیّین، آخر المعصومین، فخرِ رسل، سردارِ کائنات، آقائے دوعالم، شافعِ محشر، ساقیِ کوثر، حبیبِ رب کبریاء، محبوبِ خالق ہر دوسرا اور اس عالمِ تخلیق کا حقیقی اور اکلوتا قائدِ اعظم حجاز مقدس کی سرزمین پر اُتر آیا۔ جس کے آنے سے دلوں کی ویرانی وبیابانی، رنگ ونور اور حیات وحرارت میں ڈھل گئی۔ جس کے آنے سے ہر طرف اُمید نے نومیدی کو، آس نے یاس کو اور جاں نثاری نے جاں گُنی کو بیخ وبُن سے اکھیڑ دیا اور ایک مبارک دور کا نقطۂ آغاز جلوہ فگن ہوگیا۔ ایک نیا عہد شروع ہوا۔ ایک جہانِ نو پیدا ہوا۔ ایک نئی اُمنگ دلوں میں مچلنے، دماغوں میں تڑپنے اور لبوں پہ رقصاں ہونے لگی۔ چراغِ زیست اپنی ترنگ میں کچھ اور فروزاں ہوگیا۔ کائناتِ خیال کے صحنِ چمن میں مسرتیں کچھ اور سرعت، شدت اور جذب ومحبت سے اس ظہورِ قدسی میں نہال ہوکر...... قربان ہونے لگیں کہ:

تھا جس کا انتظار وہ شہکار آ گیا

وہی شاہکار، وہی ہادئ عالم، وہی قائد اعظم جس نے تڑپتی، سسکتی، گرتی، پڑتی، مرتی اور جانکنی سے دوچار انسانیت کو اُمید دی، زندگی دی، حیات دی، بقا دی، آگہی ارتقا دی...... گویا اس کی زندگی نے زندگی کو زندگی بخشی۔ اس والیٔ اُمّت اور رحمت کائنات نے آتے ہی کفر وشرک، باطل وجاہلیت اور حیوانیت وبے بصریت کے اندھیاروں کو نورِ نبوّت کے اجالوں سے جلا کر بھسم کر دیا۔ اور اس خاکستر کو کوسوں دور، اُن عمیق غاروں میں دھکیل دیا کہ جو اُن کا اصل مسکن تھے۔ اُسی نے بہ قولِ شاعر ارشاد فرمایا:

ہو صداقت کے لیے جس دل میں مرنے کی تڑپ پہلے اپنے پیکرِ خاکی میں جاں پیدا کرے
پھونک ڈالے یہ زمین و آسمانِ مستعار اور خاکستر سے آپ اپنا جہاں پیدا کرے

۳۔ اور پھر واقعی اس نے آپ اپنا جہاں پیدا کرنے کا وہ ازلی وابدی درس، پیغامِ ہدایت وحریّت، زمزمۂ ولولہ افزاء، پیامِ کفر شکن، نوائے ایمان انگیز اور مژدۂ حرارت پرور دیا کہ پوری گمراہ انسانیت میں سے ایک اُمّت کے لازوال ولامثال خدوخال اُجاگر کر دیے۔ اور اس کے دامنِ لطف وکرم سے جو بھی منسلک ہوا اُس نے طریقِ زندگی بھی دیا اور درسِ زندگی بھی! اُس نے تمدُّن، تہذیب، ثقافت، معاشرت کی بنیاد، اٹل دائمی اور حسین بنیاد، خودداری اور خود آگہی سے عبارت

تشخص پر رکھی۔ اُس نے اُمّت کے لیے باہمی اُلفت کو کامیابی کی شرطِ اوّل ٹھہرایا۔ اُس نے اُخوّت وایثار کو بنیاد بنایا اور پوری قوم مسلم کو ایک سیسہ پلائی دیوار بنایا اور وحدت فکر وعمل کی ایک لڑی میں پرو دیا۔ اُس نے کہا کہ اگر محبت کا شبستان سامنے ہو تو جُوئے نغمہ خواں بن جاؤ! اور اگر کفر کے کوہستان وسنگستان سامنے آئیں تو سیل تندرو بن کر اُنہیں مسمار وزمیں بوس کر دو۔ اس نے ہمیں ایک لائحہ عمل دیا جو کامل، اکمل، مکمل اور جامع ہے، وہی لائحہ عمل کہ جسے جانشینانِ نبوّت نے حرزِ جاں بنایا تو پوری دنیا کے ابلیسی نمائندوں کی دنیائیں تہ وبالا ہوگئیں۔

آج بھی تاریخ کے صفحات پکار رہے ہیں۔ زمانہ کی کروٹیں گواہی دے رہی ہیں، حالات کی پیشانی پر ایک ہی تحریر رقم ہے کہ وہی نظام فلاح وکامیابی کا ضامن ہے۔ عظمت وسربلندی کا ضامن ہے۔ تعمیر وترقی کا ضامن ہے۔ اور وہی نظام دارین کی سرخروئی کا ضامن ہے جو ہادیٔ عالم اور کائنات کے پہلے اور آخری قائدِ اعظم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے عنایت فرمایا۔ اور اُن کے صحابۂ کرام نے جاری ونافذ کیا۔ یہی وہ نظام ہے جو لاکھوں کروڑوں افلاطونوں اور کارل مارکسوں کی دانشوں اور تھیوریوں سے مستغنی اور ممتاز ہو کر اپنی بے مثل شان کا تا قیامت مظاہرہ کرنے کی سرمدی سرشت کا مالک ہے۔ آخر کیوں نہ ہو کہ یہ اُسی نبیٔ اُمّی صلی اللہ علیہ وسلم کا عطا کردہ ہے کہ جو:

شعور لایا کتاب لایا، وہ حشر تک کا نصاب لایا
دیا بھی کامل نظام اُس نے اور آپ ہی انقلاب لایا
وہ ہر زمانہ کا راہبر ہے مرا پیمبر ’’عظیم تر‘‘ ہے

(پندرہ روزہ ’’الاحرار‘‘ لاہور، شمارہ ۱۵۔۱۶، جلد ۱۶، ربیع الاول ۱۴۰۷ء مطابق نومبر ۱۹۸۵ء)

الغازی مشینری سٹور
ہمہ قسم چائنہ ڈیزل انجن، سپئیر پارٹس
تھوک وپرچون ارزاں نرخوں پر ہم سے طلب کریں
بلاک نمبر 9 کالج روڈ، ڈیرہ غازی خان 064-2462501